سوال

(282) ظہر سے پہلے زوال کا وقت کتنا ہوگا؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ظہر سے پہلے زوال کا وقت کتنا ہوگا یعنی ممنوع وقت۔ کسی کیلنڈر میں تو ۴۵ منٹ کا وقفہ لکھا ہوتا ہے جو زیادہ لگتا ہے اور بعض میں ۱۵۔ ۲۰ منٹ ہوتا ہے۔ آپ بتائیں کہ صحیح کیا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اہلِ علم نے زوال معلوم کرنے کا ضابطہ یوبیان کیا ہے، کہ ایک سیدھی لکڑی کھڑی کی جائے۔ پس جب سایہ گھٹتے گھٹتے انتہاء کو پہنچے۔ یعنی اس کے بعد نہ گھٹے۔ بلکہ بڑھنا شروع ہوجائے، تو یہ سایہ اصل ہے اور جس سایہ پر سورج ڈھلا ہے، اس کا کوئی اعتبار نہیں۔ صرف وہی سایہ معتبر ہے، جو اس کے سوا ہے۔ (شرح رسالہ ابن ابی زید)

اور ''شامی'' میں ہے، کہ اگر کوئی لکڑی لے کر زمین میں زوال سے پہلے گاڑدے اور سایہ کا انتظار کرے، جب تک وہ لکڑی کی طرف گھٹتا رہے، اور جب انتہاء تک پہنچ کر پھر بڑھنا شروع ہو، تو اس سایہ کو جو بڑھنے سے پہلے ہے، یادرکھیں یہی سایہ اصلی ہے اور جب سایہ اصلی سائے کے دو مثل یا ایک مثل ہوجائے تو ظہر کا وقت ختم اور عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور صاحب ''العون'' فرماتے ہیں:

'ضَابِطُ مَا یُعرَفُ بِهٖ زَوَالُ کُلِّ بَلَدٍ، اَن یُدَقَّ وَتَدٌ فِی حَائِطٍ، اَو خَشبَةٍ مَوَازِیًا لِلقُطبِ یَمَانِیًا، اَو شَمَالِیًا، فَیَنظُرَ ظِلَّهٗ۔ فَمَهمَا سَاوَاهُ فَذٰلِکَ وَسطُ النَّهَارِ۔ فَاِذَا مَالَ اِلَی المَشرِقِ مَیلًا تَامًّا فَذٰلِکَ الزَّوَالُ، وَاَوَّلُ وَقتِ الظُّهرِ' (۱/۱۵۶)

حدیث میں ہے:

''فَاِذَا اَقبَلَ الفَیْئُ فَصَلِّ۔'' (صحیح مسلم، بَابُ اِسلَامِ عَمرِو بنِ عَبَسَةَ، رقم: ۸۳۲) یعنی سایہ جب بجانبِ مشرق ظاہر ہو جائے، تو نماز پڑھ لو اور دوسری روایت میں ہے: 'حَتّٰی تَمِیلَ الشَّمسُ' صحیح مسلم، بَابُ الاَوقَاتِ الَّتِی نُهِیَ عَنِ الصَّلَاةِ فِیهَا، رقم: ۸۳۱

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'وَوَقتُ الاِستِوَاءِ المَذکُورِ، وَاِن کَانَ ضَیِّقًا لَا یَسَعُ صَلٰوةً اِلَّا اَنَّهٗ یَسَعُ التَّحرِیمَةَ۔ فَیَحرُمُ تَعَمُّدُ التَّحرِیمِ فِیهِ' المرعاة: ۲/۵۳

یعنی آسمان پر سورج کے برابر ہونے کا وقت اگرچہ تھوڑا اور نماز کے لیے ناکافی ہے، لیکن حرمت کے اعتبار سے اس میں وسعت ہے۔ وہ اس طرح کہ حرام کردہ شے کا اس میں قصد کرنا حرام ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ حُرمت کے چند لمحات ہیں، جو سورج چند سیکنڈ میں طے کر لیتا ہے۔ اس کا صحیح اندازہ کرنا مشکل امر ہے۔ البتہ احتیاطاً چار پانچ منٹ انتظار کر لیا جائے۔ حضرت محدث روپڑی رحمہ اللہ بھی بے حد تقلیل سے تعبیر فرمایا کرتے تھے۔ باقی سوال میں ذکر کردہ تحدید غیر متصور ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 280

محدث فتویٰ